مقبول احمد نوگانوی
—— سویڈن ——

مقصد عزاداری

کتنا تعجب خیز امر ہے کہ دنیا کا ہر مذہب اپنے نئے سال کی ابتداء کرتا ہے تو مسرت و شادمانی، رقص و سرود اور کیف و سرور سے لیکن اسلام کے نئے سال کا آغاز ہوتا ہے تو رونے رلانے اور گریہ و زاری سے ادھر محرم کا چاند ایسی غمزدہ صورت لے کر آسمان پر نمودار ہوا اور عالم امکان میں ایک غم کا طوفان نظر آنے لگا۔ ہر طرف سے نوحہ و ماتم کی آوازیں قلب عالم کو پارہ پارہ کرنے لگیں، عورتیں چوڑیاں توڑ دیتی ہیں، لباس فاخرہ اتار دیئے جاتے ہیں، مسکراہٹیں چھن جاتی ہیں اور ہر گھر میں صف ماتم بچھ جاتی ہے ہر انسان کے دل میں آنسوؤں کا طوفان کروٹیں لینے لگتا ہے آنکھیں اپنے ساغروں کو اشکوں سے چھلکا دیتی ہیں، ہر انسان کا ذہن اس واقعہ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے جو اب سے چودہ سو سال قبل سرزمین کربلا پر واقع ہوا، وہ حسینؑ اور حسینؑ کے ساتھیوں کی قربانیوں کی داستان جس نے اسلام کو تازگی عطا کی اور حیات نو سے سرفراز فرمایا اس کی یاد ہر سال ہلال محرم دیکھ کر تازہ ہو جاتی ہے اور وہ زخم جو برسوں سے رس رہا ہے ہر بار ہرا ہو جاتا ہے کبھی آپ نے اس بات پر غور کیا کہ ان مسلمانوں کا طرز عمل دنیا کے ہر مذہب کے ماننے والوں سے مختلف کیوں ہے؟ کیوں نہ یہ بھی دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کی طرح اپنے نئے سال کا آغاز خوشی و مسرت سے کرتے؟

بات در اصل یہ ہے کہ اسلام ہے دین فطرت اور فطرت کا انداز ہے کہ جب بچہ دنیا میں قدم رکھے تو روئے تاکہ اس کا رونا دلیل زندگی سمجھا جائے، یہی وجہ ہے کہ جو بچہ پیدا ہوتے ہی نہیں روتا تو متعلقین اس کو مار کر رلانے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض رونا ہی دلیل زندگی نہیں بلکہ بلند آواز سے چیخ چیخ کر رونا۔ اگر اسلام کے نئے سال کی ابتدا رونے رلانے سے نہ ہوتی تو اس کا دعویٰ دین فطرت غلط ہوتا اسلئے اسکے نئے سال کا آغاز ہوتا ہے ماہ محرم سے جو اپنے دامن میں ایک ایسے واقعہ کو لئے ہوئے ہے کہ جس کو یاد کر کے ہر شخص اپنے ایمان و عمل میں تازگی پیدا کر سکتا ہے اور سیل اشک رواں کر کے اپنے محسن کی بارگاہ میں اس کے عظیم کارناموں پہ خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے دنیا کو رشد و ہدایت کی دعوت دے سکتا ہے۔

یہی اہم مقصد تھا معصومینؑ کے ان ارشادات کا جن میں رونے رلانے اور عزاداری سید الشہداءؑ پر زور دیا گیا ہے وہ حضرات اپنے ماننے والوں کو ہمیشہ ہمیشہ زندہ رکھنے اور فطرت کے مطابق عمل کرتے رہنے کے لئے ایک ایسا تبلیغی اور زندہ اصول بتا دینا چاہتے تھے کہ جس پر عمل کرنے والا خود ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہے اور جس کے مصائب پر گریہ و زاری جاری رہے اس مظلوم کی یاد بھی ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہ سکے اور اس مظلوم کی یاد سے خلق خدا کی ہدایت بھی ہمیشہ ہمیشہ ہوتی رہے۔ عزاداری امام مظلومؑ ہماری زندگی حیات ہے

عزاداری ایک ایسی کارفرما روح ہے جو ہماری زندگی کے ہر شعبہ پر حکمراں ہے خوش نصیب ہیں وہ حسینؑ کے چاہنے والے جو حسینی تذکرہ سے صحیح معنوں میں مستفید ہوتے ہیں اور ایمان و عمل ایسی دولت بے بہا سے اپنی جھولیاں بھر لیتے ہیں اور بد نصیب ہیں حسینؑ کے وہ نام لیوا جو عشرۂ محرم میں اپنی سرگرمیاں صرف رسوم منانے تک محدود رکھتے ہیں اور حسینی تعلیمات سے کوئی سبق حاصل نہیں کرتے وہ پورے دو ڈھائی مہینے مجالس میں شرکت کرتے ہیں لیکن انکی زندگی میں کوئی انقلاب پیدا نہیں ہوتا وہ شب عاشور امام حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کی عبادت کا حال اور اس ایک شب کی مہلت کا تذکرہ سنتے ہیں لیکن ایسی چیز (نماز) کو جس کے لئے یہ مہلت مانگی گئی تھی ضایع کرتے ہیں، وہ حسینؑ اور اصحاب حسینؑ کے اتحاد عمل کا تذکرہ کرتے ہیں، وہ اسی کو آپس میں ٹکراؤ کا ذریعہ اور آلۂ کار بناتے ہیں۔ لہذا ہم اپنے برادران ایمانی سے درخواست کریں گے کہ وہ حسینی کارناموں کو عملی حیثیت سے اپنانے کی کوشش فرمائیں اور اپنی زندگی کو حسینیت کے سانچے میں ڈھالنے کی سعی بلیغ کریں اور اپنے کو عملی حیثیت سے حسینی رضاکار بنا کر پیش کریں کہ ہمیں ہر دیکھنے والا بہ پکار اُٹھے کہ یہ ہیں حسینؑ کے ماننے والے ؎

ماتمی لاکھوں ہیں نفس بے ریا کس میں ہے
دیکھنا ہے تیرے آنسو کی ادا کس میں ہے

ماہ محرم ہر سال ہمارے لئے یہ حسینی پیغام لے کر آتا ہے کہ باطل کے آگے سر نہ جھکاؤ باطل کا مردانہ وار مقابلہ کرو حق و صداقت کے لئے جان و مال قربان کر دو۔ اس لئے حسینؑ کے ماننے والوں پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ عشرۂ محرم میں حسینی یادگار کو اس طریقہ سے منائیں کہ حسینی تذکرہ ہماری روحوں کو گرما دے اور ہمارے دلوں میں ذوق عمل کی تڑپ پیدا کر دے۔ اس ضمن میں سب سے زیادہ ذمہ داری ہمارے ذاکرین و واعظین پر عائد ہوتی ہے کہ وہ ایسے بیانات کو ترک کریں جن سے ہماری دماغی عیاشی کا سامان فراہم ہو ان کے بجائے ایسے مضامین کو اختیار کریں جن سے ہمارے اعمال متاثر ہوں یعنی ہماری ان مجالس میں اگر کوئی بد اخلاق شریک ہو تو مجسمۂ اخلاق بن کر اُٹھے اگر کوئی بے نمازی آجائے تو نمازی بن جائے اگر کوئی بزدل ہو تو جری بن جائے اگر کوئی خاطی و گنہگار ہو تو توبہ و استغفار پر مجبور ہو جائے اگر دنیادار ہو تو دیندار بن کر اُٹھے اگر بت پرست آئے تو خدا پرست بن جائے اور حسینی تذکرہ سے یقیناً یہی تاثرات ہوتے ہیں اور اگر ایسا نہیں ہے تو ہمارے ذاکرین کو چاہیئے کہ وہ اپنا جائزہ لیں اور امیر المومنینؑ کے اس فرمان کو پیش نظر رکھیں۔

"جو شخص خود اپنے نفس کی اصلاح نہیں کرتا وہ کبھی دوسروں کا مصلح نہیں بن سکتا۔" حسینیت کا مقصد صرف درود کے نعرے بلند کرنا اور کربلا کے شہیدوں کا تذکرہ سن کر صرف چند آنسو بہا لینا نہیں ہے کسی انسان کامل کے فضائل پر خوش ہونا اور اس کے مصائب پر رو دینا یہ تو انسانی فطرت ہے جو ہم میں اور دوسرے انسانوں میں وجہ امتیاز پیدا نہیں کرتی۔

حسینؑ کی شخصیت کا عرفان حاصل کرنا اور پھر اس شخصیت سے مع اس کے کمالات کے عملی محبت کرنا یقیناً ہمارے ایمان کی شرط اولین ہے مگر سوچیے! ہم میں کتنے اس منزل پر فائز ہیں اور محبت کے اس میزان پر پورے اُترتے ہیں؟ حسینؑ کو مانیئے ان سے محبت کیجئے مگر اس محبت کو عملی رنگ دیجئے بعینہ اسی طرح جس طرح آج امام خمینی کی قیادت میں ہمارے ایرانی بھائیوں نے اپنے عمل سے ساری دنیا کو انگشت بدنداں کر دیا ہے۔

امام حسینؑ ہمارے توصیفی الفاظ کے محتاج نہیں ہیں نہ ہمارے صلوات کے نعرے ان کی عزت میں کوئی

اعداد کرتے ہیں نہ ہمارے آنسوؤں سے انھیں کوئی فائدہ
پہونچتا ہے نہ ان ظاہری مراسم کی انھیں ضرورت ہے
وہ تو صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہم عمل کے میدان میں
کیا ہیں مرد مومن یا منافق؟ ——— زمانہ
رسالتمآب میں وہی لوگ منافق کہلاتے تھے جو زبان
سے رسولؐ کی محبت کا دعوی کرتے تھے مگر عمل سے رسولؐ
کی مخالفت کرتے تھے اگر ہمارے اعمال بھی محمدؐ و آل محمدؐ
کے اعمال سے متضاد ہوئے تو ہم بھی چاہے زبانی محبت
کے دعوے کتنے ہی کیوں نہ کرتے ہوں منافق ہی ٹھہرائے
جائیں گے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے اعمال کی
اصلاح کریں کیونکہ منزل نجات راہ عمل طے کرنے کے
بعد آتی ہے۔

مراسم عزا کی ضرور بجا لائیے لیکن یہ صرف ظاہرداری
پر مبنی نہ ہوں۔ اگر آپ حسینؑ کے غم میں صف ماتم بچھاتے
ہیں تو آپ کے دلوں میں بھی صف ماتم بچھی ہو اگر آپ
حسینؑ مظلوم کی تعزیت کرتے ہیں صرف اس لئے کہ اپنے ہاتھوں
سے دفن کر کے شرف حاصل نہ کر سکے تو آپ کا فرض ہے کہ اگر
کسی مظلوم کو بے گور و کفن دیکھیں تو تڑپ جائیں اور اس کی
تجہیز و تکفین پر آمادہ ہو جائیں اگر آپ اپنے عزاخانوں میں
علم رکھتے ہیں تو ہر وقت حق و صداقت کی حمایت کا علمبردار
رہنا چاہیئے۔ مختصر یہ کہ محرم حسینؑ کی یادگار منانے
کا زمانہ ہے اس زمانہ میں اپنے دلوں میں یہ عہد
کر لیجئے کہ آپ اسوۂ حسینؑ کی جیتی جاگتی تصویر بننے کی
کوشش کریں گے۔